بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی

إِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوا مَا بِأَنْفُسِهِمْ

160

الحکم

سنہ ۱۳۱۸

چہ گویم باتو گر آئی چہا در قادیاں بینی
دوا بینی شفا بینی غرض دار الاماں بینی

یعقوب علی تراب ایڈیٹر

عام قیمت سالانہ پیشگی

دار الامان قادیان یکم اکتوبر سنہ ۱۹۰۱ء — نمبر — جلد

ضروری باتیں

اخبار الحکم کو وسعت الشیوع اور مفید پرچہ بنانے کے لئے اکثر احباب کے مشورہ سے یہ قرار پایا ہے۔ کہ آئندہ کے لئے اس قاعدہ پر خصوصیت کے ساتھ عمل کیا جاوے کہ بدون وصول قیمت کسی کے نام اخبار جاری نہ ہو اور چونکہ موجودہ حجم کافی نہیں اس لئے یکم جنوری سنہ ۱۹۰۲ء سے بفضلہ تعالیٰ اسکا حجم سردست ۱۶ صفحہ اور اس کے بعد موقع مناسب پر ۲۰ اور پھر ۲۴ صفحہ تک بڑھا دیا جاوے۔ حضرت مولانا مولوی عبد الکریم صاحب نے

ہفتہ وار مضمون عطا فرمانیکا حتمی وعدہ فرمایا ہے

اس قسم کی تغیر و تبدیل سے چونکہ قیمت دینے والے احباب کی تعداد بہت ہی کم رہ جاوے گی جیسا کہ اسوقت بھی کوئی ایک ہزار روپیہ سے زاید بقایا بتلاتا ہے اور اخراجات بڑھ جاوینگے مشار الیہ احباب کے ہی مشورہ اور تحریک سے شروع سال سے اخبار الحکم کی قیمت میں بھی تبدیلی کی گئی ہے اور یہ قیمتیں ۱۵ دسمبر سنہ ۱۹۰۱ء تک وصول ہونی چاہئیں تاکہ آئندہ کے لئے کاغذ وغیرہ ضروری چیزوں کا اکٹھا ذخیرہ بہم پہونچایا جاوے۔

شرح پیشگی قیمت اخبار الحکم بابت سنہ ۱۹۰۲ء

پچاس روپیہ سے زائد آمدنی والے احباب
عہ سالانہ

پچاس روپے اور پچاس سے کم
صہ سالانہ

یاد رہے کہ بدون وصول قیمت ہرگز ہرگز اخبار جاری نہ ہوگا۔

اس تجویز کے متعلق ایک ضروری چٹھی عنقریب ناظرین اخبار کی خدمت میں پہونچے گی۔

حضرت اقدس کی پاک باتیں

گذشتہ اشاعت سے آگے

فساد اس سے شروع ہوتا ہے کہ انسان ظنون فاسدہ اور شکوک سے کام لینا شروع کرے اگر نیک ظن کرے تو پھر کچھ دینے کی توفیق بھی مل جاتی ہے۔ جب پہلی ہی منزل پر خطا کی تو پھر منزل مقصود پر پہنچنا مشکل ہے بدظنی بہت بری چیز ہے انسان کو بہت سی نیکیوں سے محروم کر دیتی ہے اور پھر بڑھتے بڑھتے یہاں تک نوبت پہنچ جاتی ہے کہ انسان خدا پر بدظنی شروع کر دیتا ہے۔

اپنے تائیدی نشانوں پر گفتگو

اگر بدظنی کا مرض نہ بڑھ گیا ہوتا تو بتلاؤ کہ ان مولویوں کو جنہوں نے میری تکفیر اور ایذا دہی میں کوئی دقیقہ اٹھا نہیں رکھا اور کوئی کسر باقی نہیں چھوڑی کونسی وجہ کفر کی اور میری تکذیب کی نظر آئی تھی میں نے پکار پکار کر اور خدا تعالیٰ کی قسمیں کھا کھا کر کہا کہ میں مسلمان ہوں قرآن کریم کو خاتم الکتب اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم الانبیاء مانتا ہوں۔ اور اسلام کو ایک زندہ مذہب اور حقیقی نجات کا ذریعہ قرار دیتا ہوں خدا تعالیٰ کی مقادیر اور قیامت کے دن پر ایمان لاتا ہوں۔ اسی قبلہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتا ہوں اتنی ہی نمازیں پڑھتا ہوں رمضان کے پورے روزے رکھتا ہوں پھر وہ کونسی نرالی بات تھی جو انکوں نے میرے کفر کے لئے ضروری سمجھی میں حلم ہے۔ وہ اپنے گندی اعمال اور زندگی کو نہیں دیکھتے۔ وہ زمین اور آسمان پر غور اور تدبر کر کے یہ نہیں سمجھ سکتے کہ ان مصنوعات کا خالق ہے

لیکھرام کے نشان سے مولویوں نے کیا فائدہ اٹھایا؟ پھر آتھم

کی پیشگوئی سے کیا فائدہ حاصل کیا۔ اللہ اللہ کیسی صاف تھی بلکہ اسکو مشکوک کرنے کی سعی کی حالانکہ اس میں اگر کوئی الزام باقی ہے تو آتھم پر جسنے اپنی خاموشی اور ہمارے مطالبات کے جواب نہ دینے سے اس کی سچائی پر مہر کر دی۔ جب کہ اس میں صریح شرط موجود تھی پھر ایک قانونی طبیعت کا آدمی بھی اس کے دو ہی معنے کرے گا ایک یہ کہ اگر شرط کی رعایت کرے تو بچ رہے ورنہ مر جاوے پھر بچ جانے کی صورت میں **مومن** کو چاہیے تھا کہ وہ اس امر کو تنقیح طلب قرار دیتا کہ آیا اس نے رعایت کی یا نہیں۔؟

یاد رکھو یہاں تو صریح اور صاف شرط موجود تھی کہ **بشرطیکہ حق کی طرف رجوع نہ کرے** لیکن بعض انذاری پیشگوئیاں ایسی بھی ہوتی ہیں کہ بظاہر ان میں کوئی شرط نہیں ہوتی اور حقیقت میں وہ مشروط ہوتی ہیں۔ **یونس** نبی کا قصہ صاف موجود ہے تفسیروں میں دیکھ لو کیا لکھا ہوا ہے باوجودیکہ ایک ایسی نظیر قرآن شریف اور تمام کتب سابقہ میں موجود ہے لیکن ہمارے معاملہ میں اسی بدظنی کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کے ایک مقررہ قانون کی بھی پرواہ نہیں کرتے۔ حالانکہ اسمیں صریح شرط موجود ہے اور اس کا زندہ رہنا اور بچ جانا اس امر کی دلیل ہے کہ اس نے اس شرط سے فائدہ اٹھایا۔ مگر اس شرط سے فائدہ اٹھانے کی ہمارے پاس تو اس سے بھی بڑھ کر دلائل ہیں۔ جو ایک موٹی عقل کا آدمی بھی سمجھ سکتا ہے ہماری طرف سے متواتر اشتہار پر اشتہار جاری ہوئے اور اس کو دعوت کی گئی کہ تم قسم کھاؤ اور اگر جھوٹی قسم کی بادوش میں ایک سال کے اندر ہلاک نہ ہوا تو میں اپنے آپکو جھوٹا قرار دونگا اور اس قسم کیلئے **چار ہزار روپے** تک انعام بھی دینا چاہا۔ اور یہ بھی ثابت کر کے دکھلا دیا کہ **بائبل** سے ایسی **قسم** کا کھانا گناہ نہیں بلکہ انکار کرنا گناہ ہے۔ اور یہ بھی کہا گیا کہ اگر ہم جھوٹے ہیں تو ہم پر نالش کرو۔ پادریوں نے بھی اسکو اکسایا اور ترغیب دی کہ تم نالش کرو۔ لیکن ان تمام کوششوں پر بھی وہ میدان میں نہ آیا۔ اور اپنی خاموشی اور اسلام پر نکتہ چینی اور اس کے خلاف تحریروں کی اشاعت سے رک کر اس نے بتلا دیا کہ حقیقت میں پیشگوئی کے موافق اس نے شرط سے فائدہ اٹھایا۔

پیشگوئی میں شرط کا موجود ہونا خود ایک پیشگوئی ہے۔ اگر اس نے شرط سے فائدہ نہیں اٹھانا تھا تو اسکو مشروط کرنے کے معنی ہی کیا ہوئے۔

اب ایک متدین اور خدا ترس کو چاہیئے کہ سوچے کہ آیا آتھم نے رجوع الی الحق کی شرط سے فائدہ اٹھایا ہے یا نہیں۔ اور قسم کھانا اگر خلاف شرع تھا تو کلارک اور ریواڑی وغیرہ عیسائیوں نے قسم کھائی تھی یا نہیں۔ علاوہ ازیں ہم نے تو ثابت کر کے دکھا دیا تھا کہ فیصلہ کے لیے قسم کھانا عیسائی پر واجب ہے۔ غرض یہ پیشگوئی مشروط تھی وہ ہراساں و ترساں رہا۔ شہر بشہر پھرتا رہا اگر اسکا خدا اور مسیح پر پورا یقین اور بھروسا ہوتا پھر اس قدر گھبراہٹ کے کیا معنے؟ لیکن ساتھ ہی جب اس نے اخفاء حق کیا اور ایک دنیا کو گمراہ کرنا چاہا کیونکہ اظہار حق بعض نادانوں کی راہ میں ٹھوکر کا پتھر ہو سکتا تھا تو اللہ تعالیٰ نے اپنے صادق وعدہ کے موافق ہمارے آخری اشتہار کے سات مہینے

کے اندر اسکو دنیا سے اٹھایا۔ اور جس موت سے وہ ڈرتا اور بھاگتا پھرتا تھا اس نے اسکو آلیا میری سمجھ میں نہیں آتا کہ آتھم کے معاملہ میں لوگوں کو کیا مشکل پیش آسکتی ہے اس قدر قوی قرائن موجود ہیں اور پھر انکار!!! قرائن قویہ سے تو عدالتیں مجرم کو پھانسی دے دیتی ہیں غرض یہ آتھم کا ایک بڑا نشان تھا اور **براہین احمدیہ** میں اس فتنہ کیطرف صاف اور واضح لفظوں میں **الہام** درج ہو چکا ہے۔

پھر **جلسہ مذاہب** کا نشان ایک بڑا نشان ہے خواجہ کمال الدین صاحب اور بہت سے دوست اسبات کے گواہ ہیں اور وہ قسم کھا کر بتلا سکتے ہیں کہ قبل از وقت انکو بتلا دیا گیا تھا اور اشتہار چھاپکر شائع کر دیا گیا تھا کہ **ہمارا مضمون بالا رہا** اور ٹھیک ہی الہام کے موافق یہ نشان ہزارہا انسانوں کے روبرو پورا ہوا اور اردو انگریزی اخبارات نے متفق اللفظ ہوکر اقرار کیا کہ ہمارا مضمون سب سے بڑھکر رہا۔

پھر جو **مقدمہ اقدام قتل عمد** کا قائم ہوا جس میں ڈاکٹر کلارک جیسے لوگ شامل تھے اور مولوی محمد حسین نے بھی جاکر گواہی دی اور رام بھجدت وکیل مشہور آریہ بھی پیروی مقدمہ کے لئے آیا۔ کئی سو آدمی اس امر کے گواہ موجود ہیں۔ کہ کسطرح پر قبل از وقت اس مقدمہ کی ساری کیفیت اور صورت سے اطلاع دی گئی اور آخر **بریت** کی بھی اطلاع دیدی جو اللہ تعالیٰ نے **ابرار** (بے قصور ٹھیرانا) کے الہام سے خبر دی تھی۔

یہ خدا کے غیب کی باتیں ہیں کیا انسانی طاقت میں ہے کہ ہم طرح پر پیشگوئی کرسکے اور اسیوقت میں کہ ابھی مقدمہ کا نام و نشان بھی نہیں اسکا سارا نقشہ کھینچکر دکھلا یا جاوے

پھر **لیکھرام** کا نشان ایک شمشیر برہنہ کی طرح تھا پانچ سال پیشتر بذریعہ اشتہارات فریقین کیطرف سے یہ پیشگوئی شائع کی گئی۔ اور خود لیکھرام جہاں جاتا تھا پیشگوئی کو سناتا۔ اس میں کوئی خفا نہ تھی۔ اور وہ صاف تھی۔ اگر وہ زندہ رہتا۔ تو بے شک قیامت برپا ہو جاتی۔ لیکن یہ تب ہوتا اگر خدا تعالیٰ کی باتیں نہ ہوتیں بے شک پھر انجام رسوائی کے ساتھ ہوتا کیا محمد حسین چپ رہتا؟ اب بھی جب کہ یہ نشان پورا ہو گیا اور لاکھوں انسانوں نے اس پیشگوئی کی صداقت کو تسلیم کر لیا وہ کہتا ہے کہ جماعت کے کسی آدمی نے قتل کر دیا ہوگا افسوس یہ لوگ اتنا نہیں سمجھتے کہ وہ مرید کیا خوش اعتقاد ہوگا جو ایسے پیر پر بھی اعتقاد رکھ سکتا ہے جو اُسے قتل کی ترغیب دے اور اپنی پیشگویوں کو اپنی صداقت کا معیار قائم کرے اور پھر ان کے پورا کرنے کے لئے مریدوں کو ناجائز وسائل اختیار کرنے کی تعلیم دے؟ شرم ہے ایسے خیالات پر۔

جو لوگ اس قسم کا خیال رکھتے ہیں وہ گویا ہماری **نیک نہاد۔ انصاف پرور** اور ہوشیار **گورنمنٹ** کو بھی بدنام کرنا چاہتے ہیں۔ گورنمنٹ نے اپنی طرف سے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا لیکھرام کے قتل کے متعلق اس نے پوری سرگرمی سے تحقیقات کی لیکن **ہمارا اور ہماری جماعت کا دامن اس خون سے بالکل پاک صاف ثابت ہوا**

افسوس یہ لوگ اتنا نہیں سمجھتے کہ کیا لیکھرام نے میرے کسی باپ اور دادا کو قتل کر دیا تھا؟ اس نے میری ذات کو کسی قسم کی کوئی تکلیف اور ایذا نہیں دی۔ ہاں اس نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی پاک ذات پر وہ گستاخانہ حملے کئے اور وہ بے ادبیاں کیں کہ میرا دل کانپ اٹھا اور میرا جگر پارہ پارہ ہو گیا تب میں نے اُسکی بے ادبیوں اور شوخیوں کو ٹکڑے ہوئے دل کے ساتھ خدا کے حضور پیش کیا۔ اس نے ان شوخیوں اور گستاخیوں کے عوض میں اسکی نسبت مجھے یہ پیشگوئی عطا فرمائی پھر اسی پیشگوئی میں اسکی موت وقت موت صورت موت وغیرہ امور کو بخوبی بتلا یا گیا تھا۔ عید کا دن بتایا جاتا اور **بترس از تیغ بُرّان محمد** کہتا یہ سب امور واضح طور پر درج ہیں۔ اب کوئی بتلا دے کہ کیا اسوقت جبکہ وہ ابھی چوبیس پچیس برس کا نوجوان تھا۔ پانچ سال پیشتر اس قسم کی اطلاع دینا انسانی منصوبہ اور دخل ہو سکتا ہے ہرگز نہیں۔ یہ خدا تعالیٰ کا کام ہے انسانی طاقت انسانی فہم و فراست سے بالاتر اور بالا تر ہے۔

باقی آئندہ

پیر گولڑی

کے متعلق جو رپورٹ **مفتی محمد صادق صاحب** نے لکھی ہے اور جو عنقریب چھپکر شائع ہونے والی ہے اس کے متعلق درخواستیں مع ٹکٹ آدھ آنہ کارخانہ رفیق الصحت دہلی کابلی مل حکیم محمد حسین صاحب قریشی کے پتہ سے آنی چاہئیں۔

مراسلت

جائنٹ سکرٹری صاحب انجمن فرقانیہ لاہور مندرجہ ذیل سطور بغرض اندراج الحکم ارسال کرتے ہیں۔
ایڈیٹر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ مَّنَعَ مَسٰجِدَ اللّٰهِ اَنْ يُّذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ

جب اللہ تعالیٰ کسی مقدس بشر کو اصلاح خلق کے لئے مامور فرماتا ہے تو وہ بے باک گروہ جن پر شیطان نے تسلط کیا ہوتا ہے جب چاروں طرف سے اپنے زور کو خرچ کرکے اُسکا مقابلہ کرنے سے عاجز آجاتے ہیں تو آخر یہ حیلہ کرتے ہیں کہ انہیں عبادت گاہوں سے اپنے مولا پاک کے آگے سربسجود ہونے سے روک دیا جائے۔ کہیں یہ حجتیں پیش کی جاتی ہیں کہ یہ معبد ہماری قوم کا ہے کہیں یہ کہ ہم اس کے بوجہ قرب سکونت حقدار ہیں اور کہیں یہ کہ معابد ہمارے موروثی ہیں۔ غرض کچھ نہ کچھ حیلہ حوالہ بنا کر وہ یہ کوشش کرنا چاہتے ہیں کہ کسی طرح سے اس قوم کا رشتہ ٹوٹ جائے۔ کیونکہ مقدس مصلح جو خدا سے ٹوٹے ہوئے پیوند کو جوڑنے کے لئے آتا ہے اُسکی مخالفت کا بیڑا اُٹھانیوالے اُسی وقت حق مخالفت ادا ہوا سمجھتے ہیں جب وہ اُن خدا پرستوں کا خدا سے پیوند ٹوٹا ہوا دیکھیں۔ اور اس لئے وہ ہر طرح سے خدا کے ساتھ پیوند توڑنے کا سامان بہم پہنچاتے رہتے ہیں چنانچہ مکہ معظمہ سے سرور کائنات کو نکال دیئے گئے اور اسی دعوے سے یہی سنت انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کی اس مقدس خلیفہ حضرت سرور انبیاء علیہ الصلوۃ والسلام کی خاکسار جماعت لاہور کے ساتھ پوری ہوگئی۔

پبلک اس بات کو خوب جانتی ہے کہ مسجد گمٹی کے متولی اور امام **مولوی غلام حسین** صاحب ہیں اور اس تولیت پر وہ کئی پشت سے قائم ہیں اور شروع سے حضرت اقدس مرزا صاحب کے مرید اس مسجد میں مولوی صاحب کے پیچھے نمازیں پڑھتے ہیں اور ہفتہ وار جلسہ قرآن شریف کرتے ہیں۔ اب سائیں مہر شاہ کے لاہور آنے سے مخالفین کی آتش حسد مشتعل ہوئی اور انھوں نے ناواقف اہل محلہ کو اُکسایا کہ تم ان کو اس مسجد سے نکالدو چنانچہ انکو ترغیب دیکر جمعہ کے روز مسجد کو تالا لگوا دیا نمازوں سے روکنے کے لئے جماعت کے وقت مسجد میں مجمع کرنا شروع کر دیا اور جلسہ کے دن شام سے ہی مولود پڑھنا شروع کر رکھا۔ لیکن یہ خدا کا فضل ہے کہ اُنکے تمام منصوبے دل کے دل ہی میں رہے اور خدا نے اپنے فضل سے اس غریب جماعت کی خاکساری پر نظر رحمت فرماکر تصفیہ کی اور فیصلہ ہوگیا کہ آئندہ مخالفین نمازوں سے نہیں روکیں گے اور اپنا امام اُٹھا لیں گے۔ صرف ایک درخواست انھوں نے کی کہ مولوی صاحب اکثر وقت مسجد میں رہا کریں۔ الحمد للہ علی ذالک۔

تفسیر القرآن

تفسیر القرآن کا کام جو درمیان میں بعض مشکلات اور رکاوٹوں کیوجہ سے بند ہوگیا تھا اکتوبر سنہ ۰۲ء سے پھر شروع کر دیا گیا ہے جن لوگوں نے پیشگی قیمت عطا فرمانے کا وعدہ فرمایا تھا وہ اپنے وعدے پورے کرکے خاکسار ایڈیٹر کو مدد دیں اور آخر اکتوبر تک اپنی قیمتیں بھیجدیں ورنہ اس کے بعد قیمت مابعد کے حساب سے دینی ہوگی اور پیشگی قیمت دینے والوں کے حقوق حاصل نہ ہوں گے۔

خاکسار ایڈیٹر الحکم

عیسائیوں کیلئے

چونکہ حضرت اقدس **مسیح موعود** ادام اللہ فیوضہم جو **صلیب** پرستی اور **مردہ** پرستی کو پاش پاش کرنے کے لئے مبعوث ہوئے ہیں **عیسائیوں** کی حالت زار پر رحم کرکے ارادہ فرمایا ہے کہ وقتاً فوقتاً اُن سوالات کا ایک سلسلہ شائع فرمائیں جو عیسائی مذہب پر وارد ہوتے ہیں اور اُن سے جواب کا مطالبہ کریں اسلئے ہم بھی بقدر امکان اس سلسلہ کو شروع کرتے ہیں اُمید ہے کہ ہمارے عیسائی ہمعصر تحقیقی جواب سے مشکور فرمایا کریں گے اور جواب دیتے وقت ہمارے پورے مضمون کو درج کیا کریں گے کیونکہ اس طریق پر احقاق حق اچھی طرح پر ہوجاتا ہے اور اگر وہ بجائے سلامت روی کے گالیوں پر اُتر آئیں تو ہم اُنکو معذور سمجھکر مخاطب بھی نہ کریں گے [illegible] جانچ پڑتال کریں۔ (ایڈیٹر)

لطائف الاناجیل

نمبر اول

متی باب اول

لطیفہ (۱)

مسیح ابن داؤد ابن ابراہام کا نسب نامہ عیسائی اپنے اعتقادات کے لحاظ سے تو مسیح کو ابن خدا بلکہ خدا کہدیتے ہیں اور اسکو انبیاء سابق سے بالکل جدا اور غیر مخلوق تصور کرتے ہیں مگر چونکہ بغیر تعلق انبیاء سابق کے مسیح کا نبی ثابت ہونا محال ہے جس کا ثبوت خود یہ نسب نامہ ہی ہے اسواسطے مصنف نے نسب نامہ میں مسیح ابن داؤد ابن ابراہام کی سرخی دیدی ہے۔ اس سے اہل بصیرت کو

مصنف کے اعتقاد کا پتہ لگ سکتا ہے کہ وہ مسیح کو خدا یا ابن خدا نہیں مانتا تھا ورنہ ایسے وجود کے واسطے جو غیر مخلوق ہو۔ نسب نامہ تجویز کرنا چہ معنی دارد۔ مگر اس میں ایک عجیب بات اور ہے کہ مسیح کو ابن داؤد ہونے سے انکار ہے بلکہ عار ہے دیکھو

متی کی انجیل باب ۲۲ ۔ آیت ۴۱ ۔ مسیح نے فریسیوں سے پوچھا۔ مسیح کے حق میں تمھارا کیا گمان ہے۔ وہ کس کا بیٹا ہے ۔ وے بولے داؤد کا۔ اس نے انسے کہا پھر داؤد روح کے بتانے سے کیونکر اُسے خداوند کہتا ہے تو وہ اسکا بیٹا کیونکر ٹھیرا۔ اس سے ثابت ہوا کہ مسیح ابن داؤد غلط ہے بلکہ داؤد ابن مسیح چاہیئے تھا۔

لطیفہ (۲)

اسی نسب نامہ میں مسیح کے بزرگان میں سے ایک صاحب یہودا نامی ہیں جنکو ابن یعقوب ابن اسحاق لکھا ہے گویا حضرت یوسف کے بھائی ہیں۔

بائبل میں لکھا ہے کہ ان حضرت کے تین صاحبزادے تھے۔ عیر۔ اونان۔ سیلہ بڑے صاحبزادہ کی ایک بیوی تھی تمر نام جب عیر مرگیا تو یہودا نے اونان کو کہا کہ تو تمر کے پاس جا اور اپنے بھائی عیر مرحوم مغفور کی نسل چلا۔ اس نے اس سودے میں اپنا نقصان سمجھا کیونکہ بھی ہے کام کسی کا نام کسی کا۔ یہ صاحب اپنا نطفہ زمین پر گرا دیتے تھے جسکی سزا میں خدا نے انکو ہلاک کر دیا۔ بیچاری تمر کو یہودا نے کہا کہ جب تک میرا تیسرا بیٹا سیلہ تیرے لائق نہ ہو جاوے۔ تو صبر کر یہ بات اسکو ناگوار ہوئی۔ اور وہ اپنے باپ کے گھر چلی گئی یہوداصاحب کا ایک بھیڑ بکریوں کا گلہ کسی شہر تمنت نام میں تھا وہاں پشم کترنے کو تشریف لے گئے

تو تمر صاحبہ نے بھی کہیں سے سن لیا جھٹ بیوگی کے کپڑے اتار دئے اور نیا لباس جوڑا۔ زیور پہن برقع اوڑھ اپنے سسرے سے بھی پہلے تمنت کے رستہ پر جا بیٹھی۔ یہودا صاحب سمجھے کہ کوئی کسبی ہے۔ منہ میں پانی بھر آیا انسے درخواست کی کہ چلیئے مجھسے خلوت کیجیئے۔

تمر۔ ہوں۔ خلوت کیجیئے۔ پہلے بتلائیے تو دیجیئے گا کیا ؟۔

یہودا۔ گلہ سے ایک بکری کا بچہ بھیجدونگا

تمر۔ مجھے تمہاری بات پر اعتبار نہیں پہلے یہاں بطور گرو کے کچھ رکھ جائیے

یہودا۔ فرمائیے کیا رکھوں۔

تمر۔ یہ اپنی چھاپ بازوبند اور لاٹھی۔

یہودا۔ لیجیئے حاضر ہے۔

اس کے بعد اپنی بہو سے منہ کالا کیا اور اسی کے حمل سے دو توام بیٹے پیدا ہوئے جنمیں سے ایک کا نام پھارس ہے اور اسی کی نسل سے یسوع صاحب بھی عالم شہود میں آئے (مفصل دیکھو پیدائش ۳۸ باب)

لطیفہ (۳)

اس نسب نامہ میں داؤد کی بابت لکھا ہے کہ اُن سے سلیمان اس عورت کے شکم سے جسکا نام بنت سبع ہے جو پہلے حتی اوریا نام ایک وفادار سپاہی کی بیاہتی بیوی تھی ۔ جو داؤد کی فوج شاہی میں ملازم تھا۔ اس بنت سبع کا قصہ بھی نہایت عجیب اور دردناک ہے۔ خداوند کریم نے داؤد کو ایک عظیم الشان سلطنت کا بادشاہ بنایا تھا اور تمام سامان عیش و آرام کے عطا فرمائے تھے آپ کے حرم سرا میں (۹۹) بیویاں تھیں تسپر بھی سموئیل ۲ باب ۱۱ آیت ۲ میں لکھا ہے کہ ایک شام کو آپ بادشاہی محل کی چھت پر ٹہل رہے تھے کہ دور سے ایک خوب صورت خوش اندام عورت کو ننگی نہاتے ہوئے دیکھ لیا۔ بس اور کیا تھا لٹو ہوگئے لگے قاصد پر قاصد دوڑانے جوں توں

کر کے اسی شام کو اسکو محل شاہی میں منگا یا اور اس سے ہم بستری کی۔ جب حضرت کو کہیں چین پڑا اسی پر بس نہیں کیا اس کے خاوند کو بھی اپنے سپہ سالار یواب نام کی معرفت صفا مروا ڈالا۔

بائبل میں بحوالہ مذکور اس عورت کی بیکسی اس کے خاوند کی وفاداری۔ تسپر حضرت داؤد کی یہ حرکت دیکھکر ایک خدا ترس ۔ حق شناس انسان کو رونا آجاتا ہے۔

کیا خوب ہوتا اگر حضرت متی اس نسب نامہ کو جو نسل آدم کا آوا ہی بگڑا ہوا ہے کے مطابق ہی مسیح کو معذور رکھتے۔ اور اسکو ابن خدا ہی لکھدینے پر اکتفا کرتے ۔ سبحان اللہ خداوند کریم دانا و بینا نے محسن اسلام و بانی اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سزا میں امّت مسیح کے اپنے ہی ہاتھوں سے یہ سارے ندامت کے سامان مہیا کر دئے ہیں۔ ورنہ کیا انبیاء سابق اور کیا مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام ان کی ذات ان اتہامات اور افتراؤں سے مبرا اور منزہ ہے فاعتبروا یا اولی الابصار

نئی تالیف

ایک آریہ نے اسلام پر عقلی نظر کے عنوان سے ایک ٹریکٹ شائع کیا ہے جس میں اسلام کے اصول توحید پر نکتہ چینی کی ہے اس ٹریکٹ کا جواب حضرت حکیم الامت مولوی نورالدین صاحب سلمہ ربہ کی نگرانی اور اصلاح سے خاکسار ایڈیٹر الحکم نے لکھا ہے اور طبع ہو رہا ہے تا بل دیگر رسالہ کے ۱۵ اکتوبر سے شائع ہو جاوے گا اہل دول متعدد جلدیں خرید کر شائع کریں قیمت ۱۰ فی جلد بلا محصولڈاک

حضرت حکیم الامت کے ارشادات

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے سوا دنیا پر کسی نے یہ احسان نہیں کیا کہ شراب کو جو جماع الاثم یعنی ساری بدیوں کی جامع ہے حرام فرمایا۔

ہر بد اخلاقی شراب سے پیدا ہوتی ہے۔ بعض لوگوں نے اسبات پر سوال کیا ہے کہ قرآن شریف سے صراحۃً شراب کی حرمت کہاں سے ثابت ہے؟ میرے نزدیک تین زبردست وجوہ حرمت شراب کے ہیں۔

اول یاد رکھنا چاہیے کہ قرآن کریم استدلال بالاولی سے زیادہ کام لیتا ہے قرآن کریم نے ہر اثم کو حرام فرمایا ہے اور شراب کو اثم کبیر فرمایا ہے پس شراب بطریق اولیٰ حرام ہوئی۔

دوم۔ عام دربار سلطانی میں جہاں سب کو جانے کی اجازت ہوتی ہے اگر کسی شخص کو روکا جائے تو صاف معلوم ہوتا ہے کہ وہ شخص بہت ہی زیر عتاب ہے۔ جب کہ عام دربار میں جانے سے روکا گیا تو انسان بہت ہی ذلیل ہوتا ہے پھر شرابی کو دیکھو حکم ہے کہ لا تقربوا الصلوٰۃ مسجد کے قریب نہ جانے پائے جو چیز اسقدر ذلیل کر دیتی ہے اسکا جواز کہاں سے ثابت ہوا۔

سوم۔ شراب تمام قویٰ انسانی کو ایک زبردست تحریک کرتی ہے اور اپنا مطلوب چاہتی ہے ہر ایک قوت کا مطلوب بہم پہنچانا محال ہے اس لئے شراب کی حرمت صاف ہے۔

جو دل ایمان۔ نماز اور نیک کاموں سے حظ نہیں اٹھاتا وہ اپنا علاج کرے کیونکہ بیمار ہے جیسے بیمار کو عمدہ سے عمدہ اشیاء بھی اچھی نہیں لگتی ہیں اسی طرح یہ وہ دل روحانی بیماریوں میں مبتلا ہے جب کوئی کام کرنے لگو تو چار کی ضرور صلاح لینی چاہیے۔ اللہ تعالیٰ کی اجازت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اجازت اولوالامر کی اجازت اپنے وجدان۔ فکرۃ اور عقل کی اجازت

مشرک آدمی سچے اسباب تلاش نہیں کرتا اور نہ سچے نتائج حاصل کر سکتا ہے مشرک جہالت ہی میں پھنسا رہتا ہے۔ شرک سے اختلافات اور متفرقات اور نقصانات پیدا ہوتے ہیں۔

نماز ایک قسم کا معاہدہ اور حضور الٰہی میں دعا کرنے کا موقع ہے وضو کی حقیقت یہ ہے کہ جب انسان پہلے ہاتھ دھوتا ہے تو اس سے یہ ظاہر کرتا ہے کہ میں تمام گناہوں سے ہاتھ دھوتا ہوں خصوصاً ان گناہوں سے جو ہاتھ سے سرزد ہوتے ہیں۔ پھر منہ میں پانی ڈالکر کُلی کرتا ہے تو کہتا ہے کہ میں ان تمام فضول اور واہیات باتوں سے جو منہ سے کی ہیں توبہ کرتا ہوں اور جب ناک میں پانی ڈالتا ہے تو ان جھوٹی شیخیوں اور عزتوں کو جو ظاہرداری اور تصنع کے لئے کرتا ہے چھوڑتا ہے۔ اور جب منہ کو دھوتا ہے تو جو ظنیاں اور بد نظریاں کی تھیں اپنے اپنی آنکھوں اور چہرہ کو جن پر ایک خاص اثر دیکھنے سے پڑتا ہے پاک کرتا ہے اور جب اپنے ہاتھ کہنیوں تک دھوتا ہے تو جتنی ظلم ہاتھوں سے کیے گئے تھے اور جسقدر بدکاریاں ہاتھوں سے ظہور پذیر ہوئی تھیں ان سب سے دست بردار ہوتا ہے اور جب کانوں اور سر پر مسح کرتا ہے تو جتنی بدعملی یا بدکاری کی باتیں سنی تھیں اور انکو اپنے سر میں جگہ دی تھی ان سب کو چھوڑ کر رجوع الی اللہ کرتا ہے اور جب پاؤں دھوتا ہے تو پاؤں کے گناہوں سے توبہ کرتا ہے

ایڈیٹوریل

ہماری جماعت کے واعظ ضرور ہیں

ہم نے بارہا حضرت اقدس حجۃ اللہ فی الارض مسیح موعود ادام اللہ فیوضہم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔ کہ اسوقت تک قریباً ہر ایک کام ہمکو خود کرنا پڑتا ہے۔ چھوٹے چھوٹے سوالات جو ذرا سے تدبر اور غور کے بعد حل ہو سکتے ہیں بعض لوگ ہمارے دوستوں میں سے لکھکر بھیجدیتے ہیں۔ اور گھبرا جاتے ہیں۔ اور پھر انکا جواب ہمیں ہی دینا پڑتا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ ہمارے دوست اس کام میں ہمارے مددگار ہوں اور ہاتھ بٹائیں پھر چند روز کا ذکر ہے آپ نے بڑی خواہش اس امر کی ظاہر کی کہ ہماری جماعت کے واعظ دور دراز ملکوں میں پہونچیں اور کلام حق کی تبلیغ کریں یہ ذکر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ صحابہ کرام کسطرح دور دراز ملکوں میں پھیل گئے تھے۔

یہ ارادہ ہونہار حضور علیہ السلام نے کچھ ایسے لب ولہجہ میں بیان فرمایا کہ اُسی وقت مولانا مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی نے عرض کی کہ اگر حضور اجازت دیں تو میں اور حضرت

مولوی نورالدین صاحب شہر شہر پھریں اور ہم جنگل کے کانجوں کی پیداشدہ مخلوق میں وعظ کریں۔ حکیم فضل الرحمن صاحب نے بھی عرض کی کہ مجھے بھی اجازت ہو۔

غرض حضرت اقدس کا منشا ہے کہ متدین اور باعمل واعظ ہماری جماعت میں پیدا ہوں۔ ہمارا ایمان ہے کہ آپ کا یہ ارادہ انشاء اللہ تعالیٰ اپنے وقت پر پورا ہوگا اور ضرور پورا ہوگا۔

مگر

ہم چاہتے ہیں کہ اپنی جماعت کو اس عظیم الشان ضرورت کیطرف توجہ دلائیں۔

چند مہینوں کا ذکر ہے کہ ہم نے اخبار الحکم میں دینیات کی شائع کے متعلق ایک ضروری مضمون لکھا تھا۔ اور عید الضحیٰ کی تقریب پر جو جلسہ ہوا تھا اس میں مجمع تشحیذ الاذہان کے جلسہ میں اپنی تقریر میں بھی اس مضمون پر زور دیا تھا مگر افسوس سے ظاہر کرنا پڑتا ہے کہ اس پر پوری توجہ نہیں کی گئی

حضرت اقدس کا منشا اور ارادہ

کہ اللہ تعالیٰ کا منشا اور ارادہ ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کے پاک ارادے ملائکہ میں اور ملائکہ کے پاک ارادے پاک لوگوں میں جلوہ گر ہوتے ہیں علاوہ ازیں قرآن کریم نے صاف طور پر فرمایا ہے۔ ولتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر ویامرون بالمعروف وینھون عن المنکر واولئک ھم المفلحون۔ یعنی (اے اسلام والو!) تم سے ایسے لوگ ہونے چاہئیں جو بھلائیوں کی طرف بلاویں اور ہر ایک پسندیدہ بات کا حکم کریں اور ہر ایک برائی سے روکیں اور وہی ہیں مظفر و منصور ہونیوالے اب یہ آیت صریح طور پر اسلامی واعظوں کی ضرورت بتلاتی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کا خاص حکم ہے کہ ایک گروہ اس قسم کا طیار ہو۔

موجودہ زمانہ کے واعظوں نے جو ظلم ڈھایا ہے اور اسلام کو جو صدمہ پہونچایا ہے وہ اس قابل نہیں کہ زبان قلم اسکو بیان کرے مہدی معہود اور مسیح موعود کو برحق سمجھنے والو! بتلاؤ تو سہی کہ تم نے مسلمانوں کو ان واعظوں کے ہاتھوں سے بچانے کا کیا انتظام کیا؟ کیا اس آیت کی رو سے تمہارا فرض نہیں ہے کہ تم ایک جماعت ایسے واعظوں کی طیار کرو؟ کیا اس وجہ سے بھی مناسب نہیں کہ امام ہمام کا منشا اور دلی آرزو ہے کہ ہماری جماعت کے واعظ ملک بلکہ بدیس میں پھیلیں اور جہاں ایکطرف اپنے عملی پاک نمونوں سے اسلام کی عزت اور اپنے سلسلہ کی عظمت کو قائم کریں وہاں دوسری طرف اپنی طلاقت لسانی اور علمی اور معقولی دلائل سے قرآن کریم کے معارف اور حقائق کو دنیا پر روشن کریں اور یوں صدر نبی کے جلال رسول کریم کی عزت قرآن حکیم کی عظمت اور خاتم الاولیاء افضل المجددین حضرت مسیح موعود کی نصرت کرنیوالے ٹھہریں۔

کیا تیس ہزار ۳۰۰۰۰ جان نثار مریدوں میں سے صرف دو یا تین یا چار آدمی ہی ایسے ہو سکتے ہیں جو اپنی زندگی کو اس راہ میں قربان کریں؟

جبکہ واعظوں کی ضرورت ہو جو اسلام کی دنیا کی اصلاح کریں اور اس پاک سلسلہ کی بشارت دنیا کے کناروں تک پہونچانے والے ٹھہریں۔ تو پھر سوال یہ ہوگا کہ یہ جماعت طیار کسطرح ہو؟

سنو! ہم اس کے جواب میں کیا کہتے ہیں؟ یہ واعظ مفید واعظ نہیں ہو سکتے جب تک کہ وہ امام ہمام علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پاک صحبت میں کچھ عرصہ تک رہ کر ان فیوضات سے بہرہ ور نہ ہوں جو اس مقدس انسان کے ذریعہ بٹتے ہیں اور حسب الارشاد الٰہی کونوا مع الصادقین جو تقویٰ اللہ کے مدارج کی ایک ہی کلید ہے۔ پہلا کرنے والا ہو جب کہ واعظ کے لئے ضروری ہے کہ وہ متقی ہو اور تقویٰ کے حصول کیلئے صادق اور راستبازوں کی معیت اور صحبت ازبس لازمی تو چاہئے کہ ایسے لوگ دارالامان میں آکر امام علیہ السلام سے وہ باتیں سیکھیں جن کو وہ مامور ہو کر آیا ہے۔ پھر یہاں آکر وہ حضرت حکیم الامت کے درس قرآن میں وہ تفسیر سنیں جسکے لئے ہمارے امام فرماتے ہیں کہ وہ آسمانی تفسیر ہے۔ پھر یہاں رہ کر وہ حضرت مولانا مولوی عبد الکریم صاحب کے جوش و خلوص سے بھرے خطبوں میں ان معارف اور حقائق سے حصہ لیں جنکی نسبت مرزا کے مسیح اور برگزیدہ امام نے شہادت دی کہ

ہوا کہ معارف اور حقائق کے بیان کرتے ہیں وہ ایک بلند چٹان پر کھڑے ہیں۔ غرض جب تک یہ واعظوں کی جماعت دارالامان میں رہ کر طیار نہ ہوگی مقصد ثابت نہیں ہو سکتی اسلئے ضروری ہے کہ حسب الارشاد الٰہی فلولا نفر من کل فرقۃ منھم طائفۃ لیتفقھوا فی الدین ولینذروا قومھم اذا رجعوا الیھم لعلھم یحذرون ہماری ہر شہر کی جماعت میں سے ایک آدمی تفقہ فی الدین کے لئے یہاں آئے۔ (باقی آئندہ)

اشتہار

سررشتہ میونسپل

میلہ مال مویشی واسپان دیوالی ۱۰ اکتوبر ۱۹۰۱ء سے شروع ہو کر ۲۶ اکتوبر ۱۹۰۱ء تک امرتسر میں قرار پایا ہے۔ اس لئے مشتہر کیا جاتا ہے کہ مبلغ دو ہزار دس روپے مال مویشی کو مطابق شرائط مندرجہ فہرست انعام کے جو مشتہر کی گئی ہے دیا جاویگا۔ اور مبلغ پانسو روپیہ گھوڑوں کو انعام دیا جاویگا۔ اگر کسیکو فہرست انعام درکار ہو تو درخواست بھیجکر منگوالے مویشی قابل انعام تاریخ تشخیص انعام سے پہلے داخل احاطہ انعام ہونے چاہئے ورنہ قابل انعام متصور نہیں ہوں گے اور مادہ گاوان قابل انعام کے دودھ کا امتحان تاریخ تشخیص انعام سے تین روز پہلے کیا جاوے گا یعنی ۲۱-۲۲-۲۳ اکتوبر ۱۹۰۱ء کو دو وقت صبح اور شام دو دو دفعہ دو دھکر وزن کیا جاوے گا اور نیز میلہ اسپان بھی حسب دستور سابق اسموقعہ پر ہو گا۔ فروخت اسپان پر ایک روپیہ فی صدی محصول لیا جاوے گا۔ واضح ہو کہ میلہ مویشی میں جو ٹکٹ فیس وقت داخل ہونے احاطہ میں مالک کو دیا جاتا ہے وہ بوقت واپسی یعنی باہر نکال لے جانے مویشی کے دروازہ پر واپس لیا جاوے گا اور خریدار مال کے پاس رسید بطور سند وصولیابی قیمت کے رہے گی۔

دستخط

المشتہر

مسٹر جے۔ جی۔ ایکٹ صاحب بہادر سکرٹری میونسپل کمیٹی امرتسر
۱۵ ستمبر ۱۹۰۱ء

ممیرےکا سرمہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل ایگزیمنر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزوں میڈیکل کالج کے پروفیسروں نامور ڈاکٹروں والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لئے اکسیر ہے ضعف بصارت تاریکی چشم دھند جالا پڑبال ضبور پھولا سبل سرخی ابتدائی موتیا ناخنہ پانی جانا خارش وغیرہ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور ادویہ کے آنکھوں کے مریضوں پر اب اس سرمہ کو استعمال کرتے ہیں چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ جاتی ہے اور عینک کی بھی حاجت نہیں رہتی - بچہ سے لے کر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکساں مفید ہے قیمت اس لئے کم رکھی گئی ہے کہ عام وخاص اس سرمہ سے فائدہ اٹھا سکیں - قیمت فی تولہ ہر خریدار کے ذمہ خرچ ڈاک درخواست کیوقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں نقلی و جعلی ممیرے کے سرمہ کے اشتہاروں سے ضرور بچنا چاہئے - المشتہر پروفیسر میا سنگہ اہلووالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور

ان سے بڑھکر اور کیا معتبر شہادت ہوسکتی ہے

(۱) میں بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ ممیرے کا سرمہ جو سردار میا سنگھ اہلو والیہ نے تیار کیا ہے بڑا بیش قیمت اور مفید دوا ہے بالخصوص مفصلہ ذیل امراض کے لئے بمنزلہ اکسیر ہے آنکھوں سے پانی بہت جانا دھند سوزش ہر قسم جسکو عموماً آنکھ آنا کہتے ہیں جلن کمزوری نظر ناخنہ بار اور اندر کی جھلی کا زخم اور اسکے پیپ کا گرنا چونکہ اس سرمہ میں کوئی مضر کیمیاوی شے نہیں ہے اس لئے ہر کسی کے لئے استعمال مفید ہے مفصلات میں جہاں لائق ڈاکٹروں کا ملنا مشکل ہے وہاں ایسی مفید دوا کو ضرور پاس رکھنا چاہئے اس لئے میں بلاشک وشبہ شہادت دیتا ہوں کہ مذکورہ بالا امراض کے لئے ممیرے کا سرمہ ضروری ہے -
راقم ڈاکٹر ڈی - ایم - بی - ایم رسا نگی صاحب - ایم - بی - ایم - ایس سند یافتہ یونیورسٹی -

(۲) میں بڑی خوشی سے ممیرے کے سرمہ کے فائدہ بخش اثر کی نسبت شہادت دیتا ہوں کہ جو سردار میا سنگھ اہلو والیہ نے تیار کیا ہے میں نے اس کا تجربہ اپنے ایک زیر علاج مریض مسماۃ اتم دیوی عمرہ ۱۲ سال پر کیا ہے مریضہ مذکورہ کی آنکھوں کی پلکیں جوڑ جوڑ والے بچھے ہوئے تھے اور پروال پڑ گئے تھے اسکی آنکھیں عرصہ سے سرخ اور دکھتی رہتی تھیں انہیں سے کثرت سے مواد نکلتا تھا اس کی بینائی میں فرق اسقدر آگیا تھا کہ سوئی میں دھاگا بھی نہیں پرو سکتی تھی اور وہ ان اشیاء کو جو اس کے تین گز کے فاصلہ پر رکھی جاتی تھیں صفائی سے نہیں دیکھ سکتی تھی مریضہ مذکورہ نے تین ہفتہ تک استعمال کیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اسی امراض مذکورہ سے کلی صحت پائی -
راقم خانبہادر محمد حسین خان ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن ریٹائرڈ آنریری مجسٹریٹ لاہور سابق پروفیسر میڈیکل کالج لاہور

(۳) میں نے ممیرے کے سرمہ کا جو کہ سردار میا سنگھ اہلو والیہ نے تیار کیا ہے ان مریضوں پر جنکی آنکھیں بہت کمزور اور بیمار تھیں استعمال کر کے دیکھا مفید پایا میری رائے میں خاصکر ان مریضوں کے واسطے جنکی آنکھوں سے پانی جاری رہتا ہو اور دھند اور غبار اور کمزوری نظر ہو یہ سرمہ نہایت مفید ہے
راقم ڈاکٹر برجلال گھوش رائے بہادر ڈاکٹر ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن اور پروفیسر میڈیکل کالج لاہور حال آنریری سرجن گورنر جنرل ہند

(۴) میں اس سرمہ کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ ممیرے کا سرمہ جو کہ سردار میا سنگھ اہلو والیہ نے تیار کیا ہے اپنے زیر علاج کئی ایک قسم کے مریضوں پر استعمال کیا میری رائے میں بینائی قائم رکھنے اور آنکھوں کی بیماریوں سے بچنے کے لئے ممیرے کا سرمہ استعمال مفید ہے -
راقم خان بہادر ڈاکٹر سید میر شاہ ایل - ایم - ایس - اسسٹنٹ سرجن وپروفیسر میڈیکل کالج لاہور -

پانچہزار روپیہ انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمہ کی سندات میں سے جو قریب بارہ ہزار کے ہیں ایک کو بھی فرضی ثابت کردکھائے تو اسکو مبلغ پانچہزار روپیہ انعام دیا جائیگا جو للاہور کے ٹیشنل بنک میں اسی مطلب کے لئے ٹکڑا جمع کیا گیا ہے

مطبع انوار احمدیہ قادیان میں شیخ یعقوب علی تراب ایڈیٹر کے اہتمام سے چھپا